یہاں صرف ان مقامات کا حوالہ دیا جاتا ہے جہاں اَبَد کا لفظ جنّت اور جہنم کے لئے آیا ہے۔

جنت کیلئے اَبد کا لفظ

(۱) وہ جنت میں عرصہ دراز تک رہیں گے۔ (اَبَدًا) ـــــ (۴:۵۷) ـــــ (۴:۱۲۲؛ ۶۹) ـــــ (۵:۱۱۹) ـــــ (۹:۲۱) ـــــ (۹:۱۰۰) ـــــ (۳:۱۸) ـــــ (۹:۶۴) ـــــ (۶۵:۱۱) ـــــ (۸:۹۸)

(۲) جنت کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اس میں رہیں گے جب تک زمین اور آسمان قائم ہیں۔ (۱۱:۱۰۸) اس سے واضح ہے کہ اَبَدًا سے مفہوم غیر مختتم عرصہ نہیں۔ اس قسم کی ابدیت (یعنی جس کا اختتام نہ ہو) صرف خدا کے لئے ہے۔

جہنم کے لئے ابد کا لفظ

(۱) وہ جہنم میں عرصہ دراز تک رہیں گے۔ ابدًا ـــــ (۳۳:۶۴) ـــــ (۷۲:۲۳)

(۲) جہنم کے متعلق کہا ہے کہ وہ اس میں رہیں گے جب تک زمین اور آسمان قائم ہیں ـــــ (۱۱:۱۰۷) دوسری جگہ ہے "وہ اس میں مدت دراز تک رہیں گے ـــــ (۷۸:۲۳)۔ ان مقامات سے واضح ہے کہ ابدًا سے مراد غیر مختتم زمانہ نہیں۔

(٠)

۱۳۔ حضرت ابراہیمؑ

بنی اسرائیل، حضرت یعقوبؑ کی طرف نسبت سے ایسا کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا لقب اسرائیل تھا۔ آپ حضرت ابراہیمؑ کے پوتے (حضرت اسحاقؑ کے بیٹے) تھے۔ اس نسبت سے، حضرت ابراہیمؑ انبیائے بنی اسرائیل کے سلسلہ کے مورث اعلیٰ کہلاتے ہیں۔ ان کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی شاخ سے، محمدؐ رسول اللہ مبعوث ہوئے۔ اس طرح حضرت ابراہیمؑ بنی اسماعیلؑ کے بھی ابوالآباء ہیں۔ بہ حیثیت رسول بھی آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ خانہ کعبہ انہی کے ہاتھوں تعمیر ہوا تھا۔

(٠)